جس عورت سے زنا کیا، اس کی بیٹی سے نکاح کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12978

تاریخ اجراء: 12 صفر المظفر 1445ھ/30 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ہندہ کے ساتھ زنا کیا جبکہ ہندہ کی پہلے ہی سے ایک لڑکی موجود ہے۔ تو کیا زید ہندہ زانیہ کی اُس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

استغفر اللہ! زنا کرنا، ناجائز و حرام، جہنم کا مستحق بنانے والا، بے حیائی پر مشتمل کام ہے۔ اس کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ اس برے فعل سے بچنا ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں زید اور ہندہ دونوں پر شرعاً لازم ہے کہ توبہ کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے اس گناہ سے صدقِ دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور آئندہ اس گناہ سے باز رہیں، نیز ہر اس چیز سے دور بھاگیں جو اس گناہ میں معاون و مددگار بنے۔

البتہ پوچھی گئی صورت میں زید کا نکاح ہندہ زانیہ کی لڑکی سے کسی صورت نہیں ہو سکتا، کیونکہ زانی اور زانیہ کے اصول و فروع ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں، اب ہندہ زانیہ کی لڑکی زنا کے سبب زید پر حرام ہو چکی ہے لہذا اس لڑکی سے زید کا نکاح کرنا، ناجائز و حرام ہے۔

زنا کی مذمت پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيۡلًا ﴿۳۲﴾“ ترجمہ کنز الایمان: ”اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔“ (القرآن الکریم: پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 32)

زنا کی نحوست اور اس کی ہولناکی کا اندازہ درج ذیل احادیثِ مبارکہ سے لگائیے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”رایتُ اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدي فاخرجانی الی الارض المقدسة۔۔۔ فانطلقنا الی ثقبٍ مثل التنّور اعلاہ ضیق واسفلہ واسعٌ یتوقّد تحتہ نارٌ فاذا اقترب ارتفعوا حتی کادوا ان یخرجوا فاذا خمدت رجعوا فیھا وفیھا رجال ونساء عراۃٌ فقلتُ: من ھذا؟ قالا:۔۔۔ والذی رایتَہ فی الثقب فھم الزناۃ“ یعنی میں نے آج رات دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مقدس زمین کی طرف لے گئے۔ ہم چلتے رہے اور تنور کی مثل ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔ اس کے نیچے آگ جل رہی تھی۔ آگ کی وجہ سے اس میں موجود لوگ باہر نکلنے کے قریب ہوتے تھے پھر جب آپ کے شعلے نیچے جاتے تو اس میں موجود افراد بھی نیچے چلے جاتے۔ اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو ان دونوں نے (کچھ دیر بعد) عرض کی کہ جن لوگوں کو آپ نے سوراخ میں دیکھا وہ زانی ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماقیل فی اولاد المشرکین، ج 02، ص 100، دار طوق النجاۃ، ملتقطاً)

زانیہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ“ ترجمہ کنزالایمان: ”حرام ہوئیں تم پر ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔“ (القرآن الکریم: پارہ 05، سورۃ النساء، آیت 23)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ”"الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ" یعنی ان عورتوں کی بیٹیاں جن کے ساتھ تم نے صحبت کی، معلوم ہوا صرف اسی قدر علت تحریم ہے اور یہ **قطعاً مزنیہ میں بھی ثابت کہ وہ ایک عورت ہے جس کے ساتھ اس نے صحبت کی، لاجرم بحکم آیت اس کی بیٹی اس پر حرام ہوگئی۔**“ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 354، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

زانیہ کے اصول و فروع زانی پر حرام ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تنویر الابصار اور در مختار میں ہے: ”(و) حرم أیضاً بالصھریة (أصل مزنیته۔۔۔ وفروعھن) مطلقاً“ یعنی حرمتِ مصاہرت کی وجہ سے زانیہ کے اصول و فروع زانی پر مطلقاً حرام ہو جاتے ہیں۔

اس عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے: ”قال فی البحر: أراد بالحرمة المصاھرہ الحرمات الأربع حرمة المراۃ علی أصول الزانی وفروعه نسباً ورضاعاً، **وحرمة أصولھا وفروعھا علی الزانی نسباً ورضاعاً**

كمافي الوطء الحلال"یعنی بحر الرائق میں فرمایا کہ یہاں حرمتِ مصاہرت سے چار طرح کی حرمت مراد ہے، زانی کے اصول و فروع، چاہے نسب کی وجہ سے ہوں یا رضاعت کی وجہ سے ان پر زانیہ حرام ہے اور زانیہ کے اصول و فروع، چاہے وہ نسب سے ہوں یا رضاعت کی وجہ سے، یہ سب زانی پر حرام ہیں جیسے کہ حلال وطی کی وجہ سے ہوتا ہے

۔(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، ج03، ص32، مطبوعہ بیروت، ملتقطاً)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"**فمن زنى بامرأة حرمت عليه** أمها وإن علت و**ابنتها وإن سفلت**، وكذا تحرم المزني بها على آباء الزاني وأجداده وإن علوا وأبنائه وإن سفلوا، كذا في فتح القدير"یعنی جس نے کسی عورت کے سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اوپر تک زانی پر حرام ہے، یونہی اس عورت کی بیٹی نیچے تک زانی پر حرام ہے۔ اسی طرح زانیہ پر زانی کے آباؤ و اجداد اوپر تک اور بیٹے نیچے تک حرام ہو جائیں گے، جیسا کہ فتح القدیر میں مذکور ہے۔(فتاوی عالمگیری، کتاب النکاح، ج01، ص274، دار الفکر، بیروت)

فتاوی یورپ میں ایک سوال کے جواب میں مذکور ہے:"**مزنیہ کی لڑکی خواہ کسی کے نطفہ سے ہو، زانی پر ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔**"(فتاوی یورپ، ص428، مکتبہ جامِ نور، دہلی)

مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا:"زید نے عابدہ سے ہم بستری کی، عابدہ اپنی لڑکی کی شادی زید سے کرنا چاہتی ہے، عابدہ کا شوہر بکر ہے، کیا عابدہ کی لڑکی کا نکاح زید کے ساتھ جائز ہے؟ اگر نہیں تو کوئی دوسری صورت ہے۔ عابدہ کی لڑکی کا نکاح زید سے کیا جا سکتا ہے؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"صورتِ مسئولہ میں عابدہ کی لڑکی کی شادی اس کے ساتھ زنا کرنے والے سے کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔"(فتاوی بحر العلوم، ج02، ص521، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net